REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؁ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱؍

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸ | ۱۴ ؍ وفا ۱۳۲۹ھش | ۱۴ ؍ جولائی ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۶۴

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۱۰ ؍ جولائی۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پاؤں کی درد میں اور گھٹنے کی درد میں کل سے افاقہ ہے۔ لیکن ابھی تک پاؤں زمین پر نہیں رکھا جاسکتا بوجہ برداشت نہیں کر سکتا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

کراچی ۱۳ ؍ جولائی۔ مکرم آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں گذشتہ ایام میں بخار اور گلے کی تکلیف سے بیمار اور صاحب فراش رہے ہیں۔ گو اب خدا کے فضل سے قدرے افاقہ ہے۔ لیکن اب بھی کبھی کبھی حرارت ہو جاتی ہے۔ اور کھانسی کی بھی تکلیف ہے۔ احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ سلسلے کے اس مخلص اور مفید وجود کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرمائیں۔

لاہور ۱۳ ؍ جولائی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو آج دن بھر ضعف زیادہ رہا ہے۔ حرارت بھی آج بہ نسبتاً زیادہ

مکرم چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ بخیریت لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۱۳ ؍ جولائی (بذریعہ) لنڈن مسجد کے امام مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ مکرم چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ واضح رہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے چودھری صاحب موصوف کو چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی جگہ لنڈن مسجد کا امام مقرر فرمایا ہے۔

ہر امن پسند ملک کو شمالی کوریا کے جارحانہ اقدام کی مذمت کرنی چاہیئے (لیاقت)

کراچی ۱۳ ؍ جولائی۔ آج وزیر اعظم پاکستان آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان اور ان کی بیگم امریکہ اور کینیڈا کا ۲½ ماہ کا دورہ کرنے کے بعد واپس دار الحکومت پاکستان پہنچ گئے۔ فضائی چوگان پر پاکستان مسلم لیگ کے صدر چودھری خلیق الزمان مرکزی وزراء۔ وزرائے حکومت سندھ۔ گورنر سندھ۔ بیرونی سفراء اور دیگر اعلیٰ سول و فوجی حکام نے آپ کو مرحبا کہا۔ ہزاروں کی تعداد میں عوام بھی آپ کے استقبال کے لئے چوگان پر پہنچے ہوئے تھے۔ آپ نے اخباری نمائندوں سے ملاقات پر اپنے اس عقیدے کو پھر دوہرایا۔ کہ ہر امن پسند ملک کو شمالی کوریا کے جارحانہ اقدامات کی بڑے سخت الفاظ میں مذمت کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ سلامتی کونسل نے اسی سلسلے میں جو قدم اٹھایا ہے۔ اس سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ کونسل ایک زندہ اور جاندار ادارہ ہے۔ چھوٹے چھوٹے ملکوں کی اس سے بہت آس بندھی ہے اور انہیں یقین ہو گیا ہے۔ کہ اب اقوام متحدہ کا ادارہ صرف بحث و تمحیث ہی تک نہیں۔ عملی قدم اٹھانے کی طرف بھی متوجہ ہو رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ پاکستان نے میدانی فوج بھیجنے کا وعدہ کیا ہے یا نہیں۔ البتہ مجھے اتنا ضرور معلوم ہے۔ کہ پاکستان نے اس سلسلے میں سلامتی کونسل کی ہر امکانی مدد کا وعدہ کیا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ میرا امریکہ اور کینیڈا کا دورہ بہت کامیاب رہا ہے۔ اس سفر میں مجھے بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ اور اب تو اگر کوئی خواہش ہے۔ تو صرف یہ کہ کسی نہ کسی دن پاکستان بھی امریکہ اور کینیڈا ایسی مضبوط و مستحکم سلطنت بن جائے۔

پولینڈ اور اٹلی سے تجارتی معاہدے

لنڈن ۱۳ ؍ جولائی۔ حال ہی میں پاکستان نے پولینڈ اور اٹلی سے جو تجارتی معاہدے کئے ہیں۔ انکی میعاد فی الحال ایک سال کی ہے۔ اور ابھی ان معاہدوں پر متعلقہ حکومتوں کی توثیق باقی ہے۔ اٹلی سے معاہدے کی رو سے ۳ کروڑ ۷۰ لاکھ سٹرلنگ اور پولینڈ والے معاہدے کی رو سے ۴ کروڑ سٹرلنگ کی تجارت ہو سکے گی۔ پاکستان دونوں ملکوں کو پٹ سن۔ کپاس۔ اون۔ چائے اور کھالیں دے گا۔ اٹلی پاکستان کو سوتی اور اونی کپڑا اور سوتی کپڑے کی مشینیں دے گا۔ اور پولینڈ کوئلہ

آٹے کی ملوں پر کنٹرول کا حکم

کراچی ۱۳ ؍ جولائی۔ حکومت پاکستان نے پاکستان بھر میں آٹے کی ملوں پر کنٹرول کا حکم جاری کر دیا ہے۔ اس حکم کے اجراء کی غرض یہ ہے۔ کہ ہر فرد کو آٹا باقاعدگی کے ساتھ میسر آتا رہے۔ اس حکم کی رو سے اب آٹے کی ملوں کے مالکوں کو اپنی کھپت پیداوار اور کام کی رپورٹ باقاعدہ حکومت کو دینی پڑے گی۔

صوبہ سرحد میں لگانداری کی اصلاحات کا قانون نافذ ہو گیا

پشاور ۱۳ ؍ جولائی۔ حکومت صوبہ سرحد نے لگانداری کی اصلاحات کا قانون نافذ کر دیا ہے۔ پاکستان کے گورنر جنرل نے اس قانون کی منظوری بھی دے دی ہے۔ اس قانون کی رو سے بعض خاص قسم کے مزارعان کو خاص شرائط کے تحت زمینوں پر مالکانہ حقوق حاصل ہو جائیں گے۔ اور ایسے لوگ جو لگان یا بٹائی وغیرہ دیتے ہیں۔ انہیں ایک مقررہ مقدار کی رقم ادا کر کے مالکانہ اختیارات دے دیئے جائیں گے۔ بعض مزارعان کو تین سال سے قبل بے دخل نہ کر سکنے کے احکام جاری ہو جائیں گے۔ الغرض اس قانون کی رو سے مالکوں اور مزارعین کے تعلقات میں ہم آہنگی پیدا کرنے میں بہت زیادہ مدد ملے گی۔ اور موروثی اور غیر موروثی مزارعین بتدریج مالک بن جائیں گے۔

مختصرات

لاہور ۱۳ ؍ جولائی۔ ڈپٹی ہائی کمشنر لاہور نے برف کے نرخوں کے کنٹرول اور ضلع لاہور سے برآمد کی پابندی کے متعلق جو احکام نافذ کر رکھے ہیں۔ وہ ایک ہفتہ اور نافذ رہیں گے۔ (سرکاری اعلان)

لاہور ۱۳ ؍ جولائی۔ اس اطلاع میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ کہ تقسیم کے بعد صنعتی سکولوں اور اداروں میں کمی ہو جانے کے باعث حکومت پنجاب انسپکٹر آف انڈسٹریل سکولز کے عہدے کو مستقل کے بجائے پارٹ ٹائم کر دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

لاہور ۱۳ ؍ جولائی۔ حکومت نے محتاج مہاجرین بالخصوص بیواؤں اور یتیموں کو گذارہ الاؤنس دینے کے لئے جو درخواستیں طلب کی تھیں۔ وہ ۳۱ ؍ جولائی تک کمشنر بحالیات پنجاب ۶ ایجرٹن روڈ لاہور کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔

پشاور ۱۳ ؍ جولائی۔ حکومت شمالی مغربی سرحدی صوبہ نے پشاور کے راشن شدہ علاقوں کے سوئی دار آٹے پر سے تمام پابندیاں فوری طور پر ہٹا دی ہیں۔

شمالی کوریا کی فوجوں نے تین اور اہم شہروں پر قبضہ کر لیا۔ اشتراکیوں نے امریکیوں کو رسد پہنچانے والی بندرگاہ پر بھی مورچہ بنا لیا

ٹوکیو ۱۳ ؍ جولائی۔ شمالی کوریا کی فوجوں نے جنوبی کوریا کے تین اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب وہ تائیجون سے ۱۰ میل کے فاصلے پر دریا کو پار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ شمال مشرق کی طرف شمالی کوریا کی فوجوں نے چانچو اور دوسرے دو اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان میں ایک تائیجون سے شمال میں ۵۲ میل اور دوسرا ۴۶ میل ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق اوسان کی بندرگاہ سے ۴۷ میل دور شمالی کوریا کی فوجوں نے ایک مضبوط مورچہ بنا لیا ہے۔ یہ بندرگاہ امریکیوں کے لئے بہت اہم ہے۔ کیونکہ امریکیوں کو اس کے ذریعہ رسد پہنچ رہی ہے۔ اسٹار خبر رساں ایجنسی کی ایک خبر کے مطابق شمالی کوریا کی چھاتا فوج امریکیوں کے بچاؤ کے مورچوں کے پیچھے اتر گئی ہے۔ گو جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اسکی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ امریکی ہیڈکوارٹر سے بحری بیڑے کو ہدایات دی گئی ہیں کہ اپنی نقل و حرکت کو بہت زیادہ احتیاط سے رکھیں۔ ہانگ کانگ سے ایک خبر کے مطابق چین میں شمال کی طرف بہت سی فوجیں آ رہی ہیں۔ اس وقت تک اقوام متحدہ کے ارکان ۵۹ کے ۵۹ ملکوں نے کوریا کی جنگ کے متعلق اپنا عندیہ ظاہر کر دیا ہے۔ مخالف ممالک ۶ ہیں۔ جن میں سے روس۔ یوکرائن۔ پولینڈ۔ چیکوسلواکیہ۔ یوگوسلاویہ وغیرہ ہیں۔ اور سات ملک ایسے ہیں۔ جنہوں نے جنگ کوریا کے لئے ہر ممکن مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں:۔ امریکہ برطانیہ۔ آسٹریلیا۔ کینیڈا۔ نیوزی لینڈ۔ ہالینڈ اور نیشنلسٹ چین۔

اعلان تعطیل

کل جمعۃ الوداع کی وجہ سے پریس بند ہو گا۔ لہٰذا الفضل کا ۱۵ ؍ جولائی کا پرچہ نہ چھپ سکے گا۔ (مینیجر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ... کے ... پریس ... میں چھپوا کر ... سے شائع کیا۔
ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔

روزنامہ الفضل لاہور
۱۴ جولائی ۱۹۵۰ء

اسلامی سیاسی جماعتیں

(۳)

ہم نے عرض کیا ہے کہ یہ اسلامی سیاسی جماعتیں جو مختلف اسلامی ممالک میں کام کر رہی ہیں یہ نہ تو اپنے ملک و قوم کو نہ اسلام کو کوئی فائدہ پہونچا رہی ہیں۔ ان کی جدوجہد سے اسلام ایک انچ بھی آگے نہیں ہوا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ملک میں ایک سیاسی پارٹی کا اضافہ کر کے سیاست ملکی کی الجھنوں کو اور بھی الجھا رہی ہیں۔ اگر یہی علمائے اسلام بجائے سیاسی پارٹیاں بنانے کے اور دوسری پارٹیوں سے کشتی لڑنے کے ملک کے افراد کی تربیت کی طرف پوری پوری توجہ دیتے یا غیر مسلم اقوام میں تبلیغی جدوجہد کرتے۔ تو اس سے واقعی اپنے ملک و قوم کو بھی اور اسلام کو بھی فائدہ پہنچتا۔ اور آج اقوام عالم میں مسلمانوں کی یہ بے وقاری نہ ہوتی۔

ہندوستان کو ہی لے لیجئے۔ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کے بعد سے لے کر آج تک کتنے بڑے بڑے علمائے اسلام یہاں پیدا ہوئے ہیں اگر یہ تمام علمائے اسلام نہ سہی ان کا دسواں حصہ بھی مسلمان عوام کی تربیت اور تبلیغ اسلام کا جذبہ لے کر اٹھتے تو جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے دنیا کا نقشہ ہی بدل جاتا۔

ہمارے یہ علماء اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ کہ عیسائی چپہ چپہ پر یہاں تبلیغی مشن کھول رہے ہیں۔ اور چند ہی سالوں میں انہوں نے برعظیم ہند کے طول و عرض میں کلیساؤں سکولوں اور کالجوں کا ایک جال بچھا کر رکھ دیا۔ ہزاروں عیسائی مشنری یورپ اور امریکہ سے آ کر نہ صرف کلیساؤں بلکہ سکولوں اور کالجوں میں شہد کی مکھیوں کی طرح کام میں لگ گئے۔ لیکن ہمارے علماء نے جو پہلے تو جہاد جہاد کے نعرے سے لوگوں کو مبہوت کرتے رہے بہت زیادہ ترقی کی تو سیاست سیاست کا نعرہ لگانے لگے۔ اور تمام علم و فضل اس بات کے ثابت کرنے پر خرچ کر دیا گیا کہ اسلام اور سیاست ایک ہے۔ اس طرح ہمارے جید علماء کا بھی تمام علم و فضل بے کار جدوجہد میں ضائع ہو گیا۔ اور ملک و قوم اور بھی تباہ حال ہو گئے۔ مادر اسلام اور بھی یتیم ہو گیا۔

کتنی اسلامی انجمنیں بنیں۔ کتنے مذہبی ادارے قائم ہوئے کتنے دینی مدرسے کھولے گئے۔ قوم کا کتنا روپیہ خرچ ہوا۔ مگر اسلام کا قافلہ آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہی ہٹتا چلا گیا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اگر ۱۸۵۷ء کے بعد سر سید احمد اور ان کے رفیق بروئے کار نہ آتے اور علمائے دین کہلانے والوں پر ہی انحصار ہوتا۔ تو آج کل برعظیم میں مسلمان کا نام و نشان بھی کہیں نظر نہ آتا۔ ہم یہاں ان خود غرض علماء کا ذکر نہیں کر رہے۔ جو محض ذاتی انتفاع کے لئے علم و فضل کا ہتھیار لئے پھرتے ہیں۔ بلکہ خاص طور پر ان علمائے اسلام کو لیتے ہیں۔ جو خلوص نیت سے مسلمانوں اور اسلام کے خیر خواہ تھے۔ بے شک حالات زمانہ نے بھی ان کو مایوس کر دیا تھا۔ اور بے شک انہوں نے باوجود مخالف فضا کے جدوجہد بھی کی۔ مگر جو کچھ انہوں نے کیا نہایت غلط نقطۂ نظر سے کیا۔ انہوں نے بے شک جدوجہد کی اور جہاں تک خالص جدوجہد کا تعلق ہے۔ ان کے کارنامے قابل تحسین بھی ہوں گے۔ مگر موقعہ شناسی اور ضرورت زمانہ کے لحاظ سے ان کے کام کو منفی کام ہی کہا جا سکتا ہے۔

سر سید احمد صاحب کا نقطۂ نظر محدود تھا۔ انہوں نے اسلام کی جو توجیہات کیں وہ اکثر نہایت غلط ہیں مگر انہوں نے اصولاً جو کام کیا وہ باوجود محدود ہونے کے مسلمانان ہند کے لئے مفید ہی رہا۔ انہوں نے اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔ کہ قوم میں نہ تو فوجی قوت ہے اور نہ اور کسی قسم کی طاقت۔ کوہ ہمالہ کے ساتھ ٹکرانے میں اپنے ہی سر کے پھٹنے کا خوف ہے۔ انہوں نے کوشش کی کہ مسلمانوں کو بے کار جدوجہد سے موڑ کر صحیح تعمیری کام کی طرف لگانا ہی تقاضائے وقت ہے اس لئے انہوں نے جی توڑ کر کوشش کی۔ اور اپنے مقصد میں بڑی حد تک کامیاب ہو گئے

اگر ہمارے علمائے اسلام بجائے ان کے ساتھ جنگ کرنے کے ان کے عمل و فعل سے اشارہ حاصل کرتے۔ اور بجائے ناحق باتوں میں اپنی اور قوم کی قوت ضائع کرنے کے تربیت عوام اور تبلیغ اسلام میں مصروف ہو جاتے

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

اور

رمضان المبارک کے چند آخری ایام

از مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کے متعلق الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۵۰ء میں حضور کا ایک ایسا نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس احمدی نے بھی حضور کی بیماری کی یہ خبر پڑھی۔ اس کا دل درد سے بھر گیا۔ آپ کی علالت کی یہ کیفیت ہے کہ آپ چارپائی سے بھی بے سہارا اٹھ نہیں سکتے۔ نیز اس بیماری کے متعلق فرماتے ہیں کہ "جو خطرہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ بیماری ایسی ہے جو اچانک دل پر حملہ کرتی ہے۔ اور مریض کا دل بند ہو جاتا ہے۔ جتنی دل کی حرکت بند ہو جانے سے موتیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے خاصی تعداد ان لوگوں کی ہوتی ہے۔ جن کا دل اس بیماری کی وجہ سے بند ہو جاتا ہے"۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ بیماری معمولی بیماری نہیں ہے بلکہ بہت تشویشناک ہے۔ اور اس کے لئے ہم سب خدام کو آپ کی کامل صحت کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعائیں کرنی چاہئیں۔

رمضان المبارک کا آخری عشرہ گزر رہا ہے اس عشرہ میں وہ لیلۃ القدر ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔ یعنی یہ ایسی بابرکت رات ہے کہ ہزار مہینوں پر فضیلت رکھتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعدد احادیث اس بارہ میں مروی ہیں۔ اور خود سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم یوں تو تمام رمضان میں بہت عبادت کرتے تھے۔ لیکن آخری عشرہ میں آپ کی عبادت اس رنگ میں ہوتی تھی۔ گویا آپ خدا تعالیٰ کے لئے بالکل وقف ہو چکے ہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اذا دخل العشر اخر شد مئزرہ واحیی لیلہ وایقظ اھلہ (صحیح بخاری) کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم عبادت کے لئے اپنی کمر کس لیتے۔ اور نوافل اور ذکر الٰہی سے اپنی رات کو زندہ رکھتے۔ اور اپنے گھر والوں کو بھی عبادت کے لئے بیدار کرتے۔ غرض رمضان کے یہ آخری ایام نہایت ہی فضیلت رکھنے والے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور اس کی رضامندی اور فضل کو جذب کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

احباب کو چاہیئے کہ وہ ان مبارک ایام میں اپنے مقدس امام کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں۔ وہ امام ہمام جس نے مسند خلافت پر آتے ہی یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جماعت کو خوش ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ایک ایسا وجود دیا ہے۔ جو ان کے دکھ درد میں شریک ہو گا اور ان کی ترقیات کے لئے کوشاں۔ اور واقعات شاہد ہیں کہ حضور نے اپنی دعاؤں سے بھی اور فراست و تدبر سے بھی جماعت کی ہر موقعہ پر راہ نمائی فرمائی۔ اور سخت سے سخت مصائب اور ابتلاؤں میں جماعت کو اس طرح محفوظ کیا کہ دشمن بھی حیران و سرگرداں رہ گیا۔ زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں اور دیگر بہت سے واقعات کو چھوڑتے ہوئے صرف ایک واقعہ کو ہی دیکھ لیجئے۔ یعنی ملکی تقسیم پر مشرقی پنجاب میں جو تباہی اور بربادی ہوئی۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ لیکن اس بربادی میں محض حضور کی دعاؤں اور فراست کی وجہ سے جماعت احمدیہ دوسرے افراد کی نسبت سے بہت حد تک محفوظ رہی۔ اور پھر پاکستان میں آ کر اپنے امام کی قیادت میں اپنا مرکز قائم کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ حالانکہ دوسری بیسیوں جماعتیں ابھی پریشانی کی حالت میں پھر رہی ہیں۔ ایسی حالت میں ہمارا سب سے بڑا فرض یہ ہے۔ کہ ہم اپنے پیارے امام کے لئے رمضان کے بقیہ چند دنوں میں درد دل سے دعائیں کریں کہ اے قادر و قیوم خدا تو اپنے فضل اور رحم کے ساتھ اپنے اس پاکباز اور موعود خلیفہ کو کامل صحت اور لمبی عمر عطا فرما۔ اور ہمیں آپ کے زریں عہد سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کا موقعہ عطا فرما۔

آمین یا رب العالمین

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

احمدی مجاہدین کے ذریعہ امریکہ میں اسلام کی روزافزوں ترقی

تاسیس مسجد واشنگٹن۔ اجراء مجلہ احمدیہ گزٹ۔ اشاعت کتاب احمدیہ موومنٹ

یوم التبلیغ۔ تربیتی اور تبلیغی جلسے۔ اشاعت مسلم سن رائز و لٹریچر۔ لیکچرز۔ دورے

سہ ماہی رپورٹ امریکہ مشن۔ فروری تا اپریل ۱۹۵۰ء

مسجد واشنگٹن

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس عرصہ زیر رپورٹ میں امریکہ مشن کی تاریخ میں ایک نہائت اہم باب کا اضافہ ہوا۔ یعنی سیدنا حضرت امیرالمومنین مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ نے امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں مسجد کی تاسیس فرمائی۔ اس تاریخی واقعہ کی تفصیل الگ پیش کی جا چکی ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ اس مسجد کے قیام کے ساتھ امریکہ مشن کے کام اور اہمیت میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اب مسجد واشنگٹن کے پتے کو امریکہ مشن سے خط و کتابت کے لئے استعمال فرمائیں۔ تار کا پتہ بھی " Islam " رجسٹرڈ کرا لیا گیا ہے

ماہوار رسالہ احمدیہ گزٹ

گزشتہ جنوری میں امریکن جماعتوں کی تربیت و تنظیم کے لئے ایک نیا ماہوار رسالہ احمدیہ گزٹ کے نام سے جاری کیا گیا تھا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس کے دو مزید نمبر شائع کئے گئے۔ اس رسالہ میں مرکز سلسلہ کی خبریں۔ بیرونی مشنوں کی مساعی اور امریکن جماعتوں کی جدوجہد کا ذکر ہوتا ہے۔ اور جماعتوں کو ضروری ہدایات پہنچانے کے علاوہ ان کو مشن کے چندوں اور اخراجات کی حالت سے واقف رکھا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے یہاں کی جماعتوں کو بیدار رکھنے اور ان میں احمدیت کی حقیقی روح کو استوار کرنے میں یہ رسالہ نہائت ہی مفید ثابت ہو رہا ہے۔ فالحمدللہ علی ذالک

رسالہ مسلم سن رائز

احمدیہ گزٹ کے علاوہ سہ ماہی رسالہ مسلم سن رائز کے دو پرچے بھی اس عرصہ میں شائع ہوئے جہاں پر احمدیہ گزٹ کا مقصد جماعتوں کے نظام اور سلسلے کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنا ہے۔ وہاں مسلم سن رائز کا نکتۂ نظر اسلامی تعلیم کو علمی حلقہ میں پیش کرنا ہے۔ یہ رسالہ امریکہ کی تمام بڑی بڑی لائبریریوں کو بھجوایا جاتا ہے۔ بیرونی مشنوں کو بھی اس کی کچھ کچھ کاپیاں ارسال کی جاتی ہیں۔

کتاب احمدیہ موومنٹ

عرصۂ زیر رپورٹ کا ایک اہم کام کتاب احمدیہ موومنٹ کی اشاعت تھا۔ یہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا لیکچر لنڈن ہے۔ محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ازراہ کرم اس کے ترجمہ کی نظر ثانی فرمائی۔ یہ کتاب خدا تعالےٰ کے فضل سے خوبصورت طور پر چھپی ہے۔ اور اس کی اشاعت ہمارے کام میں فائدے کا موجب ہو رہی ہے۔

شکاگو مشن

مرکزی دفتر اور ہر دو رسالوں کی ادارت کے علاوہ خاکسار کا ایک کام شکاگو مشن کا بھی رہا۔ جس کی ہفتہ میں تین تبلیغی و تربیتی میٹنگیں باقاعدگی سے ہوتی رہی۔ ان میٹنگوں میں خاکسار عام تقاریر کے علاوہ دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی رقم فرمودہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا درس دیتا رہا۔ اپنے ممبروں کے علاوہ دوسرے لوگ بھی شامل ہوتے رہے۔ اور سوال و جواب سے تحقیق حق کرتے رہے۔ ممبران کو قرآن کریم نماز اور مسائل دینیہ کے اسباق دینے کے علاوہ تقاریر کی مشق کرائی جاتی رہی۔ چنانچہ اپنی مجالس میں تقاریر کے علاوہ ہمارے سرگرم ممبر برادر نورالاسلام صاحب کو دو پبلک تقریروں کا موقعہ ملا۔ ان میں سے ایک تو مسجد کے قریب ہی ایک چرچ میں "اسلام اور اخوت" کے موضوع پر ہوئی۔ اور دوسری یونیٹیرین چرچ والوں نے اپنے ہال کرائی۔ اس تقریر میں حاضرین کی تعداد ایک سو کے قریب تھی اور اشتہار کے ذریعہ باقاعدہ جلسہ کا اعلان کیا گیا تھا۔

یہاں پر تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ دلچسپی کے ساتھ غیر معمولی طور پر لمبا عرصہ جاری رہا۔ مسجد میں جو غیرمسلم آتے رہے۔ ان میں یونیورسٹی کے طلباء کے علاوہ قابل ذکر ایک یہودی آرگنائزیشن کے ایک پروفیسر کی اپنی کلاس سمیت شمولیت تھی۔ یہ لوگ بھی ہماری گفتگو سے بہت متاثر ہو کر گئے۔

ایک موقعہ پر ہم نے مسجد میں ایک عیسائی پادری کو "تاریخ بائبل" پر لیکچر کی دعوت دی۔ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اپنے ممبران کو سوالات وغیرہ پوچھنے سے اپنے علم پر صحیح اعتماد پیدا ہو چنانچہ پادری صاحب موصوف کی تقریر کے بعد جب ممبران مشن ان سے سوالات شروع کئے۔ تو چند منٹ کے اندر ہی انہوں نے صاف صاف تسلیم کر لیا کہ بائیبل میں اختلافات بھی ہیں اور اس کی تاریخ غیر معروف بھی۔ مگر اس کے باوجود ہمارے ایمان میں کوئی کمی نہ آنی چاہیئے۔ یہ گویا عیسائیت کے کھوکھلے پن کا کھلے بندوں اعتراف تھا۔ جس کو سب حاضرین نے محسوس کیا

مشن کی میٹنگوں کے علاوہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماءاللہ کی پندرہ روزہ میٹنگیں بھی ہوتی رہیں۔ لجنہ کی ممبرات باقاعدگی سے ہر بدھ کے روز میری اہلیہ صاحبہ سے قرآن کریم اور قاعدہ یسرنا القرآن کے سبق لیتی رہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں کئی دفعہ لجنہ نے ممبران اور دوسرے لوگوں کے لئے قیمتاً ڈنر کا انتظام کیا۔ جس کی آمد مسجد کے ضروری اخراجات کے چلانے میں مد ہوتی ہے

مسجد کی میٹنگوں کے علاوہ خاکسار دوسرے لیکچروں میں بھی حتی المقدور شامل ہوتا رہا۔ چنانچہ ایڈلسٹن کے فرسٹ میتھوڈسٹ چرچ نے ایک چائے کی تقریب پر مدعو کیا۔ جس میں بہت سے غیر ملکی لوگ بھی شامل تھے۔ مغربی ازلیفہ کے بعض لوگوں کو تبلیغ کا عمدہ موقع ملا کونسل آن فارن ریلیشنز نے مشہور امریکن نامہ نگار Walter Lippman کی تقریر کے موقع پر مدعو کیا۔

لیکچرز

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کو تین پبلک تقریروں کا موقع ملا۔ ان میں سے ایک تو نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی میں۔ دوسری تقریر شکاگو میں فارن سروس کے لئے تیار کرنے والے طلبہ کی فریٹرنٹی میں ہوئی۔ نیز ایک لیکچر فرسٹ میتھوڈسٹ چرچ آف شکاگو کے زیر اہتمام ہوا۔ موخرالذکر لیکچر اسلامی تعلیم بمقابلہ عیسویت کے موضوع پر تھا۔ اور حاضرین کی کثرت کے باعث لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے لیکچر مقبول ہوئے اور بعد کے سوالات اور خطوط سے معلوم ہوا کہ حاضرین نے دلچسپی سے باتوں کو سنا۔ بعض نے مزید لٹریچر کی خواہش کی جو بھجوایا گیا

دفتر میں ملاقات کے لئے آنے والوں میں امریکنوں کے علاوہ پاکستانی اور ہندوستانی بھی ہوتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں جنوبی ہند کے ایک پروفیسر بھی جو مزید تعلیم کے سلسلے میں یہاں آئے ہوئے ہیں ملنے کے لئے آئے۔ ایک عراقی دوست ڈاکٹر جلیل طاہر امریکہ کے عرب مسلمانوں کے مسائل کے متعلق گفتگو کے لئے آئے دو جرنلسٹ بھی دو دفعہ آئے اور ان سے سلسلے کے متعلق دلچسپ گفتگو ہوئی

اخبار پوسٹ کے نامہ نگار سے خط و کتابت

یہاں ایک ہفتہ وار اخبار Saturday Evening Post لاکھوں کی تعداد میں چھپتا ہے۔ اس میں ایک مضمون Mr Zinder کا شاہ فاروق اور ان کی حالیہ طلاق کے متعلق چھپا تھا۔ دوران میں مسٹر Zinder نے لکھا کہ شاہ فاروق نے اپنے خانگی معاملات میں قرآن کے دو مسائل کی مدد لی ہے۔ ایک تو یہ کہ ایک بادشاہ جتنی چاہے شادیاں کر سکتا ہے مگر اس کی ملکہ ایک ہی ہو سکتی ہے

اور دوسرے یہ کہ اول تو ایک مسلمان عورت کو ازروئے قرآن طلاق حاصل کرنے کا اختیار ہی حاصل نہیں ہے۔ اور اگر وہ طلاق حاصل بھی کرلے تو جب تک اس کے ہاں اولاد نرینہ نہ ہو وہ خاوند کا گھر چھوڑ کر نہیں جا سکتی میں نے اس پر اخبار مذکور کو تفصیلی خط لکھا۔ اور بتایا کہ قرآن کریم میں قطعًا ایسی کوئی تعلیم نہیں ہے۔ اور صاحب مضمون کے لئے ہرگز یہ واجب نہ تھا کہ قرآن کریم کی طرف ایک غلط بات منسوب کرکے اسلامی تعلیم کا خاکہ اڑا دیتے چونکہ انہوں نے میرا خط مسٹر زنڈر کو جواب کے لئے بھجوایا۔ مسٹر زنڈر نے جواب میں بعض مسلمان بادشاہوں کی تاریخ حیات کی طرف توجہ دلائی۔ لیکن اصل امر کے متعلق قرآن کریم کا حوالہ دینے کے قابل نہ ہوسکے۔ اس پر خاکسار نے پھر انہیں ایک تفصیلی خط لکھا جس میں میں نے اپنے مطالبہ کو پھر دہرایا کہ یہ امر نامناسب ہے کہ بعض مسلمان بادشاہوں کی زندگی کے واقعات کو قرآن کریم کی تعلیم کی طرف منسوب کرکے وہ اسلام پر غلط اعتراضات کریں۔ اس کے بعد ان صاحب نے خاموشی اختیار کرنا ہی بہتر سمجھا

غیر ممالک کے بعض لوگ جن کو ہمارا لٹریچر پہنچتا رہتا ہے۔ ان سے بھی خط و کتابت جاری رہتی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ٹرینیڈاڈ کے ایک طالب علم سے مفید خط و کتابت ہوتی رہی اور ان کی فرمائش پر ان کے کئی مقتدر عزیزوں اور بعض لائبریریوں کو مسلم سن رائز بھجوانا شروع کیا گیا۔ فلپائن سے ایک سکول ٹیچر نے لکھا کہ اس کو ہاں پر سن رائز ملا ہے۔ اور وہ مزید لٹریچر چاہتا ہے۔ اس کے بعد ایک اور صاحب کا فلپائن سے خط آیا کہ انہوں نے ہمارا رسالہ ایک صاحب کے پاس پڑھا اور بہت متاثر ہوئے ان صاحب کو مزید لٹریچر بھجوایا گیا۔

دورے :- عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کو زیادہ تر واشنگٹن کا سفر خرید مکان برائے مسجد کے سلسلے میں کرنا پڑا۔ اس کام کے لئے خاکسار چار دفعہ واشنگٹن اور تین دفعہ نیویارک گیا۔ دو دفعہ سینٹ لوئیس کا دورہ کیا۔ ڈیٹرائیٹ۔ انڈیاناپولس۔ ڈیٹن اور پٹسبرگ بھی خاکسار ایک ایک دفعہ گیا۔ اور یہاں کی جماعتوں کو ضروری ہدایات دیں اور ان کو سلسلہ کی خدمت میں چست کرنے کی کوشش کی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے ان دوروں میں قریبًا ساڑھے نو ہزار میل کا دورہ کیا۔

مسجد ربوہ فنڈ

عرصہ زیر رپورٹ میں امریکن مشنوں کو مسجد ربوہ کے لئے چندہ کی تحریک کی گئی۔ امریکن احمدیوں نے اس امر پر نہایت ہی مسرت کا اظہار کیا۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے امریکہ مشن کی طرف سے خود وعدہ فرما کر انہیں ایک بڑی سعادت میں حصہ لینے کی توفیق دی۔ چنانچہ اس تحریک کا نومسلمین نے بہت جوش سے خیر مقدم کیا۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالے نے امریکہ مشن کے لئے ایک ہزار روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ امریکن مشن نے ۵۶۲ ڈالر یعنی قریبًا اٹھارہ سو (۱۸۰۰) روپیہ اس سلسلہ میں چندہ ادا کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خط و کتابت

عرصہ زیر رپورٹ میں مرکزی دفتر سے ڈاک کی روانگی کی تعداد ۲۶۰/۱ رہی۔ حلقہ وار دفاتر کی ڈاک اس کے علاوہ ہے۔

حلقہ نیویارک

اس حلقہ میں بوسٹن۔ نیویارک۔ بالٹی مور اور مشرقی ریاستوں کے احمدی شامل ہیں۔ جس کا مرکز نیویارک شہر ہے۔ یہ حلقہ نیا ہے نیویارک میں پہلے ایک چھوٹا سا کمرہ مشن کے لئے تھا۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے نیویارک کے ممبران کو توفیق دی کہ ایک ۱۷ × ۴۰ فٹ کمرہ بڑی سڑک پر ۷۵ ڈالر ماہانہ کرایہ پر لیں۔ یہ پہلی مشن کے نام پر جگہ کرایہ پر لی گئی ہے۔ جہاں اب بفضلہ مبلغ بلاتکلف لوگوں کو آنے کی دعوت دے سکتا ہے۔ اس سے قبل برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب مشن کے لئے کوئی مناسب وموزوں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے اب تک نہایت ناساعد حالات میں تبلیغ سلسلہ کا فرض ادا کرتے رہے۔ اب مناسب جگہ مل جانے کے بعد آپ نے کام میں نمایاں وسعت عرصہ زیر رپورٹ میں پیدا کی ہے۔

تربیت

سب سے پہلا کام ادائیگی صلوٰۃ ہے۔ اس کا ادا کرنا ممبران کو سکھایا گیا۔ اور پھر اس کی ادائیگی میں پابندی کی تاکید کی جاتی رہی۔ بفضلہ تعالیٰ ممبران کی اکثریت نماز کی پابند ہے۔ دوسرے قرآن کریم پڑھنے کا پروگرام رہا۔ نصف درجن سے زیادہ ممبر اب قرآن کریم خود پڑھ لیتے ہیں۔ بقیہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ رہے ہیں عام دینی معلومات و قابلیت کے لئے سلسلہ کی کتب کا درس ہوا ممبروں کو خود مطالعہ کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ممبران کی ایک تعداد اس قابل ہوگئی ہے کہ پبلک میں معقول رنگ میں اسلام پیش کر سکتے ہیں۔ نیویارک میں ہفتہ میں تین۔ بالٹن کی دو اور بالٹی مور کی ایک میٹنگ ہوتی رہی۔ نماز جمعہ نیویارک میں باقاعدہ اور بالٹن میں ایک دو ناغوں کے علاوہ باقاعدہ ہوتا رہا۔ تنظیمی میٹنگ میں جماعت کے نظام کی پابندی سمجھائی جاتی رہی۔ لجنہ اماء اللہ وخدام الاحمدیہ کی میٹنگز بھی باقاعدہ طور پر ہوتی رہیں۔

حلقہ میں مختلف احمدی احباب کی آمد ممبران کے لئے تربیت کا ذریعہ بنتی رہی۔ محترم چوہدری ظفراللہ خان صاحب دو دفعہ تشریف لائے۔ چوہدری ناصر محمد صاحب سیال کئی ہفتے مقیم رہے۔ ایسے احباب جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ یا حضرت مصلح موعود کی صحبت پائی۔ ممبران نے علمی رنگ میں بہت کچھ حاصل کیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

تبلیغ

برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب نے ہفتہ وار میٹنگز اور ان میں زائرین کی آمد کے ذریعہ سے فریضہ تبلیغ کو ادا کیا۔ اس کے علاوہ گرجوں یہودی معبد خانوں اور دیگر سوسائٹیوں کی مجالس میں مندرجہ ذیل مقامات پر ایک یا زائد دفعہ جا کر تبلیغ کی۔ نیویارک کے پانچ پروٹسٹنٹ گرجے ایک کیتھولک گرجا۔ دو یہودی معبد خانے کمیونٹی سنٹر۔ انٹرنیشنل ہاؤس Freedom House جو سوشل پولیٹیکل تقریروں کا کلب ہاؤس ہے۔ نیویارک کا پارک۔ باسٹن کا پارک۔ لائبریریاں Quakers مختلف علاقوں کے کلب ہاؤس Center Y.M.C.A یونیورسٹی ہوسٹل۔ ہندو کلچرل سنٹرز مورش ٹمپل وغیرہ ان کے علاوہ نیویارک میں دو دفعہ آدھا آدھا دن یوم التبلیغ منایا۔ اور ایک دن مکمل یوم التبلیغ منایا۔ جس میں ممبران جماعت نے کثرت سے حصہ لیا۔ بڑے بڑے بورڈ جسموں پر لٹکا کر ممبران نے شہر کا دورہ کیا۔ اور کثرت سے اشاعت کی۔ ذاتی دعوتوں پر پانچ دفعہ گرد لیس کو تبلیغ کا موقعہ ملا ۔۔۔۔۔۔ موقعوں سے بھی فائدہ اٹھایا گیا۔ پارکوں میں مجمعوں کے اندر تقریریں کیں۔ ایک عیسائی مشنری کانفرنس کے نمائندوں ۔۔۔۔۔۔ کو اسلام سے آگاہ کیا۔ ان طریقوں سے زائد از تین ہزار اشخاص کو اسلام کے نام و تعلیم سے آگاہ اور اس کی طرف متوجہ کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک تعداد تحقیق کر رہی ہے۔ تجربہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض دفعہ عجوبہ کے طور پر کئی لوگ اسلام کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اور پھر بعد میں غائب اور عمل سے انکاری ہو جاتے ہیں یہ عادت انہیں عیسائی گرجوں اور ماحول سے پڑی ہوئی ہے۔ اس پر احتیاط کے طور پر جماعت احمدیہ میں داخلہ کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ کہ داخل ہونے والے شخص نے ایک ماہ تک ہماری میٹنگز میں حالات سنے ہوں اسلام کی بعض کتب پڑھنے کے علاوہ بیعت خادم کو زبانی یاد کیا ہو۔ چنانچہ بعض لوگ اسے پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس عرصہ میں تین اشخاص اس شرط کو پورا کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ اللہ تعالے انہیں استقامت عطا فرمائے۔ نیویارک میں ہمارے مخاطب لوگوں میں تقریبًا دنیا کے ہر ملک کی نمائندگی ہوتی ہے مثلًا یو۔ این کے نمائندے انٹرنیشنل ہاؤس میں طلباء اور نیویارک کی آبادی میں یورپ کے ہر ملک کے نمائندے یہود ونی۔ ترکی۔ عرب۔ افغانی۔ ہندی۔ پاکستانی۔ ہندی جاوی۔ روسی سب ملتے ہیں اللہ تعالے ان سب کو ہدایت دے۔ اس عرصہ میں ایک شام محترم چوہدری ظفراللہ خانصاحب نے جماعت نیویارک کی کھانے کی دعوت قبول فرمائی اور سب کے ساتھ اکٹھے کھانا کھایا گیا۔ اس موقعہ پر کئی ایک غیر مسلم طلبہ بھی آئے ہوئے تھے محترم چوہدری صاحب نے دو گھنٹہ اسلام اور اس کی زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق پر تقریر فرمائی۔ ایک عرب طالب علم کا کہنا تھا کہ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ عیسائیوں کو ضرور مسلمان بنانا ہے اور قرآنی دلیلوں پر انہوں خوب عبور ہے

چندے :- ہمارے مقامی اخراجات بہت حد تک مقامی جماعت برداشت کرتی ہے۔ مثلًا میٹنگ کی جگہ کا کرایہ۔ مبلغ کی رہائش مبلغ کے مختلف مشنوں میں جانے پر کرایہ ریل۔ ان اخراجات کو ہمارے نومسلم برادران ہمت سے برداشت کرتے رہے۔ ان کے ساتھ چندہ عام و تحریک جدید میں بھی حصہ لیتے رہے۔ نیویارک شہر میں اوسطًا ۸۰ ڈالر ماہانہ چندہ ادا ہوتا رہا۔ باسٹن جہاں کے ممبران شہر میں مقیم نہیں رہتے اور بالٹی مور بھی حسب توفیق چندہ دینے میں کوشاں رہے۔

دورے :- اس عرصہ میں چوہدری غلام یٰسین صاحب نے پندرہ کے قریب شہروں و قصبوں کا دورہ کیا۔ جہاں اپنی جماعت کے ممبران کو ملنے کے علاوہ عربی و ترکی مسلمان کہلانے والے خاندانوں کو بھی احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ رسالہ مسلم سن رائز کی اشاعت کی گئی۔ دورے ممبران جماعت کو منظم کرنے میں بہت مفید ثابت ہوئے۔

متفرق :- نیویارک میں احمدی طلباء آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان کی حسب توفیق پوری مدد کی گئی وہ بھی ہمارے لئے مفید ثابت ہوئے اور ان کے ساتھ تعاون کیا گیا۔ یہاں پاکستانی و ہندوستانی مقیم مسلمانوں سے تعلقات رکھے گئے۔ پاکستانی قنصل خانہ سے بھی مناسب تعاون کیا جاتا رہا۔ پرائم منسٹر لیاقت علی خاں کی آمد پر انتظامات میں مطلوبہ تعاون کیا گیا۔ پاکستانی ڈیلیگیشن و دیگر ایسے اسلام کے لئے مفید ممبران وفود

سے ملتا رہا۔
ڈاک اوسطاً ایک صد خطوط ماہانہ رہی ڈائیریو بھی تو ذاتی مطالعہ پر ضروری وقت صرف کیا جاتا رہا۔

برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب لیک سکسس جا کر جہاں بین الاقوامی مسائل کی بحث سن کر استفادہ کرتے رہے وہاں اسلام کی تبلیغ بھی کرتے۔ غلط فہمیوں کو دور کرتے رہے۔ مختلف مذاہب کی سوسائٹیوں کے عہدہ داروں سے بھی ملتے اور تعلقات کو بڑھاتے رہے۔

حلقہ پٹس برگ

اس حلقہ کے انچارج برادرم چوہدری عبدالقادر صاحب ہیں۔ آپ کے سامنے برادرم مرزا منور احمد صاحب مرحوم کی وفات سے پیدا شدہ خلاء کو پُر کرنے کا کام تھا۔ جس کی انجام دہی کے لئے آپ نے محنت و اخلاص سے سعی کی۔ اس سہ ماہی میں خدا کے فضل سے علاوہ چندوں کی باقاعدگی کے تبلیغ پر بھی خاص طور پر زور دیا گیا جس میں یہاں کے مقامی احمدیوں نے بہت جوش سے پروگرام کے مطابق ...... حصہ لیا۔ ہر اتوار کو مشن ہاؤس میں پبلک میٹنگ کی جاتی رہی جس میں تمام ان غیر مسلموں کو جن سے احمدی دوستوں نے تعلقات پیدا کئے ہیں لانے کی کوشش کی جاتی رہی۔ خدا کے فضل سے ہر میٹنگ میں علاوہ اپنے دوستوں کے غیر مسلموں کی تعداد بھی کافی ہوتی رہی۔ ایسی میٹنگوں میں پہلے انہیں تقریر کرنے کا موقع دیا جاتا تھا۔ بعد میں یہاں کے مقامی احمدیوں کی تقریر ہوتی تھی۔ اس کے بعد سوالات و جوابات کا موقعہ دیا جاتا رہا۔ اس طریق کو بہت پسند کیا گیا ہے اور اس کا نمایاں اثر اس طرح نظر آ رہا ہے کہ اب ہر میٹنگ میں آگے سے زیادہ غیر مسلم شامل ہونے لگ گئے ہیں اور ہمارے ممبروں کو زیادہ سے زیادہ اسلامی تعلیم سیکھنے و واقفیت کا شوق بڑھ رہا ہے جس کے لئے ممبروں کے مشورہ اور خواہش کے مدنظر ایک خاص دن یعنی بدھ کی شام کو اسلامی مسائل سکھانے کے لئے کلاس کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس میں بارہ بارہ میل سے شام کے وقت جبکہ چاروں طرف برف ہی برف پڑ رہی ہوتی تھی بعض احمدی اپنے بچوں سمیت کلاس میں آتے تھے اور رات کو گیارہ بجے کے قریب واپس جاتے تھے۔

ہفتہ واری میٹنگ کے علاوہ ہر ماہ ایک خدام الاحمدیہ کی طرف سے اور ایک مشن کی طرف سے چائے پارٹی کا انتظام کیا جاتا رہا۔ خدام الاحمدیہ کی تبلیغی چائے پارٹی میں صرف ایک حلقہ کے غیر مسلموں کو جس حلقہ میں وہ پارٹی دی جاتی تھی بلایا جاتا تھا اور بجائے تقاریر کے صرف چائے پر گفتگو کی جاتی تھی تاکہ وہ دوست جو تقاریر نہیں کر سکتے یا پبلک میں سوالات نہیں پوچھ سکتے وہ ہمیں ایسی میٹنگوں میں اپنے شکوک کے رفع کرنے کا موقع مل سکے۔ یہ طریق بہت مفید نظر آیا ہے۔ ایسی دو میٹنگیں ہو چکی ہیں۔ پہلی برادرم بشیر احمد افضل صاحب پریذیڈنٹ کے مکان پر دوسری برادرم ابوالکلام سیکرٹری تبلیغ کے مکان پر جو پٹس برگ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہومسٹیڈ میں رہتے ہیں۔

مشن کی ٹی پارٹی میں ایک خاص حلقے کے غیر مسلموں کو نہیں بلایا جاتا تھا۔ بلکہ تمام حلقہ جات کے زیر تبلیغ افراد کو خاص طور پر دعوت دی جاتی تھی اور پھر یہ بھی انتظام کیا گیا تھا کہ جو دوست اپنی کاروں کے ذریعہ سے نہ آ سکیں۔ انہیں ہمارے احمدی دوست خود اپنی کاروں میں جا کر اس میٹنگ کے لئے لاتے تھے اور میٹنگ کے ختم ہونے پر انہیں گھر واپس چھوڑنے جاتے تھے۔ اس طرح ان میٹنگوں میں علاوہ دوسری قسم کی میٹنگوں ...... کے زیادہ افراد حاضر ہوتے رہے! جن میں ہمارے ممبر پہلے تقریر کرتے تھے۔ بعد میں سوالات کا موقعہ دیا جاتا تھا۔ آخر پر برادرم عبدالقادر صاحب مختصر سی تقریر کرتے اور سوالات کے جوابات دیتے اور حاضرین کے ایڈریس نوٹ کر کے انہیں لٹریچر بھیجتے رہے۔

اپنی میٹنگوں کے علاوہ اس سہ ماہی میں چوہدری عبدالقادر صاحب دو کلبوں کی دعوت پر ان کے جلسوں میں تقاریر کرنے کے لئے گئے (ایسٹ لبرٹی ینگ کلب یونائیٹڈ چرچ ینگ کلب) حاضرین کی تعداد اڑھائی سو سے تین سو کے درمیان تھی۔ بعد میں انہوں نے چائے پارٹی کا انتظام کیا ہوا تھا جس میں انہوں نے ہمارے ممبروں سے زبانی طور پر اسلام کے متعلق گفتگو کی اور ہماری دعوت پر مشن ہاؤس آنے کا وعدہ کیا۔ وہاں ہم نے بعض ممبروں کو سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا۔

یوم تبلیغ

اس سہ ماہی میں یوم تبلیغ بھی منایا گیا جس میں علاوہ انفرادی تبلیغ کے ایک جلسہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ جس کا اعلان مقامی اخبارات میں کیا گیا تھا۔ اس جلسہ میں حاضرین کی تعداد غیر متوقع طور پر زیادہ تھی اور مشن ہاؤس بالکل بھر گیا تھا۔ سب سے پہلے برادر محمد افضل صاحب نے مختصر طور پر اسلامی تعلیم اور ہمارے عقائد وغیرہ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد عیسائی پادری مسٹر جان نے تقریر کی۔ پھر محترم چوہدری عبدالقادر صاحب نے اسلام کی خوبیوں پر تقریر کی اور سوالات کے جواب دیئے۔

انفرادی تبلیغ

اجتماعی تبلیغ کے علاوہ انفرادی تبلیغ پر بھی زور دیا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہر ممبر کم از کم ایک ممبر کو ضرور زیر تبلیغ رکھے اور پھر ان کو مشن ہاؤس لانے کی کوشش کرے۔ اس سلسلہ میں اکثر ممبروں نے تعاون کیا اور کر رہے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

محترم انچارج صاحب حلقہ نے اس عرصہ میں بائیس مختلف خاندانوں سے ان کے گھروں میں جا کر تبلیغی گفتگو کی جن میں پانچ ایسے خاندان ہیں جن کے سب افراد سوائے باپ کے عیسائی ہو گئے ہیں اور ان کے باپ پاکستان کے رہنے والے ہیں خدا کے فضل سے ان سے ذاتی تعلق کی وجہ سے تین افراد مشن میں آنے لگے ہیں اور امید ہے کہ عرصہ قریب میں ان کے بچے بھی ان کے ساتھ آنے لگیں گے۔ انشاء اللہ۔

دورے۔ اس عرصہ میں مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب نے دو مقامات کا دورہ کیا (۱) ڈیٹرائیٹ (۲) کلیولینڈ۔ ڈیٹرائیٹ میں جا کر وہاں کے تمام احمدیوں کو منظم کیا اور پہلا انتخاب کروایا۔ اس سے پہلے وہ جماعت منظم نہ تھی۔ اب خدا کے فضل سے وہاں کے چند جوشیلے احمدی بہت عمدگی سے کام کر رہے ہیں۔ علاوہ تبلیغی سرگرمیوں کے ماہواری چندہ اور تحریک جدید کے وعدے بھی بھیجے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ان نوجوانوں کو ڈیٹرائیٹ میں احمدیت کے نام اور اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنے کی توفیق دے۔ ڈیٹرائیٹ میں مولوی صاحب موصوف نے دو مختصر سی تقاریر کیں۔ ایک برادر داؤد احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ کے مکان پر اور ایک برادر یوسف دین صاحب پریذیڈنٹ کے مکان پر۔ کلیولینڈ میں آپ نے دو دن قیام کیا۔ تقریر کی اور عہدیداروں کو انفرادی طور پر چندہ اور تبلیغ کے متعلق ہدایات دیں اور بعض ممبروں کے گھروں پر اور ان کے دوستوں کے ساتھ تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔

لٹریچر

اس سہ ماہی میں تین قسم کے ہینڈبل سائیکلوسٹائل کر کے شائع کئے گئے (۱) Unity of God (۲) What is Islam (۳) Jesus did not die on the cross

اب ہمارے مقامی دوستوں کا ارادہ ہے کہ ایک چھوٹا سا پریس لے کر ایسے ہینڈبل زیادہ تعداد میں چھاپ کر تقسیم کئے جائیں۔

تعلیم و تربیت

جماعت کی تعلیم و تربیت کیلئے ہفتہ میں ایک بار قرآن اور حدیث کا مشن ہاؤس میں انتظام کیا گیا ہے جو اتوار کی صبح کو گیارہ بجے مشن ہاؤس میں منعقد ہوتی ہے۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر قرآن پڑھی جاتی ہے اور حدیث کا مختصر درس دیا جاتا ہے اور "احمدیہ موومنٹ" کے پانچ صفحات پڑھے جاتے ہیں۔ اس کلاس میں پٹس برگ اور اس کے ارد گرد کے بارہ بارہ میل کے حلقے کے افراد سب شامل ہوتے ہیں۔ چوہدری عبدالقادر صاحب ہفتہ میں تین روز [illegible] پڑھانے کے لئے جاتے ہیں۔ جماعت تعلیمی لحاظ سے اچھی ترقی کر رہی ہے۔

بچوں کیلئے تعلیم کا علیحدہ پروگرام بنایا گیا ہے جس میں نماز زبانی یاد کرائی جاتی ہے اور اسلام کے چھوٹے چھوٹے مسائل سکھائے جاتے ہیں اور بعض فقرے زبانی یاد کرائے جاتے ہیں۔ قاعدہ یسرنا القرآن بھی پڑھایا جاتا ہے۔

چندہ: چندہ میں بھی اس سہ ماہی میں ترقی ہوئی ہے۔ پہلے چندہ ۷۰ تا ۸۰ ڈالر ماہوار کرتا تھا۔ اب خدا کے فضل سے ۱۴۰ ڈالر تک پہنچ چکا ہے۔ اس سلسلہ میں محترم چوہدری عبدالستار صاحب نے مقامی مشن کی آمد اور خرچ اور چندہ دہندگان اور نادہندگان کی مکمل فہرست چھپوا کر ہر ممبر کو بھیجی۔ جس کی وجہ سے نادہندگان کا اب چندہ دینے کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔

تحریک جدید

تحریک جدید کے وعدوں کو حتی الوسع پورا کرنے کے متعلق بار بار توجہ دلائی گئی اور اس وقت ۹۰ فیصدی کے قریب وعدے پورے ہو چکے ہیں اور آئندہ سال کے لئے ۵۰۰ ڈالر کے وعدے ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ

مسجد واشنگٹن

مسجد واشنگٹن کے چندہ کیلئے بھی اپیل کی جس میں ساڑھے چار سو ڈالر چندہ کے وعدے ہوئے اس کے علاوہ کلیولینڈ کی جماعت نے دو صد ڈالر کا وعدہ کیا۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ

لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کی علیحدہ علیحدہ میٹنگیں ہوتی رہیں اور اس کے علاوہ ہر ماہ تمام لوکل عہدیداروں کی میٹنگ ہوتی رہی۔ نیا انتخاب کروایا گیا

بیعت

اس سہ ماہی میں "سنٹرل مسلم مسجد" کا امام بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ دوستوں سے ان کی استقامت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

حلقہ منزدری!

اس حلقہ میں کنسس سٹی سینٹ لوئیس۔ انڈیانا پلس وغیرہ جماعتیں شامل ہیں۔ مبلغ انچارج برادرم چوہدری شکر الٰہی صاحب کا مستقر سینٹ لوئیس ہے جہاں آپ نے ایک دفتر شہر کے مرکزی حصہ میں لے رکھا ہے۔ امریکہ مشن کا ماہوار "احمدیہ گزٹ" اور دوسرے چھوٹے چھوٹے پمفلٹ اور دو ورقے اسی دفتر میں چھپتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ ہزار سے زائد کی تعداد میں مختلف قسم کے ہینڈ بل چھپے جہاں ان پمفلٹوں کی ایک تعداد دوسرے مشنوں کو بھی بھیجی جاتی ہے۔ وہاں سینٹ لوئیس میں بالخصوص ان کی تقسیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔ مشن کے ممبران دلچسپی اور اخلاص کے ساتھ طباعت و تقسیم وغیرہ کے جملہ مراحل میں حصہ لیتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں سینٹ لوئیس میں Jehovah's witnesses کی سالانہ کانفرنس سینٹ لوئیس میں منعقد ہوئی۔ اس اجتماع سے فائدہ اٹھانے کے لئے لٹریچر تقسیم کئے گئے۔ جس سے کافی ہل چل پیدا ہو گئی۔ سڑک کے ذریعہ سے بھی قریباً تین ہزار پمفلٹ سینٹ لوئیس اور اس کے مضافات میں تقسیم کئے گئے۔ ان پمفلٹوں کے آخر پر بالعموم ایک کوپن بنا رہتا ہے۔ جن لوگوں کو مزید معلومات کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اس کوپن میں اپنے ایڈریس لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔ اور ان کو مزید لٹریچر روانہ کیا جاتا ہے۔

سینٹ لوئیس مشن ہاؤس میں ہفتہ میں تین میٹنگیں بالالتزام منعقد ہوتی رہیں۔ جن میں کئی غیر مسلم زائرین بھی شریک ہوتے اور لیکچروں کو سنتے اور سوالات وغیرہ کے ذریعہ سے استفادہ کرتے رہے۔ مشن ہاؤس کے علاوہ دفتر میں ایک چھوٹی سی کلاس "نور الدین" کے نام سے جاری ہے۔ جن میں بالخصوص ممبران کو تبلیغ کی ٹریننگ دینے کی طرف توجہ کی جاتی ہے۔

ہمارے ایک نئے احمدی دوست عبد المجید کے قبول اسلام پر اس کے عیسائی والدین نے خیال کیا کہ غالباً ان کے لڑکے کے دماغ میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے لڑکے کو دماغی ہسپتال میں داخل کرا دیا۔ ہمارے خدا تعالیٰ کے فضل سے انہیں جلد ہی چھٹی مل گئی۔ نئے احمدیت قبول کرنے والوں میں ہمارے ایک ممبر احمد لشیر ہیں۔ جنہیں اسلامی لٹریچر اس وقت ملا جب وہ ایک جیل خانہ میں قید کاٹ رہے تھے۔ قید کی حالت میں ہی انہیں مزید لٹریچر بھجوایا جاتا رہا۔ حتیٰ کہ آپ نے احمدیت کو قبول کر لیا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالیٰ چار افراد نے احمدیت قبول کی۔

دورے

برادرم چوہدری شکر الٰہی صاحب نے اس عرصہ میں شکاگو کا سفر کیا۔ جہاں سے واپسی پر اپنے حلقے کے مشنوں اور انڈیانا پلس کا دورہ کیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چوہدری شکر الٰہی صاحب Ethical Society کی دو میٹنگوں میں شریک ہوئے اور ممبران سے واقفیت بڑھائی۔ ایک موقعہ پر یہودی معبد میں ایک لیکچر میں شریک ہوئے۔ ڈاکٹر کامینٹز کا لیکچر کونسل آف ورلڈ افیئرز کے جلسہ میں ہوا جہاں پر چوہدری شکر الٰہی صاحب کو بھی دعوت دی گئی۔ ڈاکٹر کامینٹز حال ہی میں پاکستان کا دورہ کر کے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کو ایک مباحثہ میں جو گاندھی جی اور عدم تشدد کے موضوع

حقوق والدین

از حامد احمد خاں متعلم جماعت نہم۔ جودھامل بلڈنگ لاہور

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان میں ایسی محبت پیدا کر رکھی ہے کہ کوئی کسی کا خواہ دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ وہ جب کسی کو دکھی دیکھتا ہے تو اس کا دل درد سے بھر آتا ہے یہ محبت اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ والدین اور اولاد کے درمیان پیدا کی ہے۔ یہ والدین ہی ہیں جو اپنے بچے کو اس طرح پال سکتے ہیں۔ جیسا کہ بچے کو پالنا چاہیئے۔ کوئی دوسرا ایسا نہیں کر سکتا۔ اسی لئے یہ مشہور ہے کہ والدین کے پیروں تلے جنت ہے۔ یعنی ماں باپ کی فرمانبرداری سے اولاد کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

(۱) پرورش۔ اولاد کے جو حقوق والدین کے ذمہ ہیں۔ ان میں سب سے بڑا حق یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کی اچھی طرح سے پرورش کریں۔ اگر بچے کی پرورش اچھی ہو گی تو وہ بڑا ہو کر دنیا میں نام پیدا کرے گا۔ اور قیامت تک اُسے دنیا عزت سے پکارے گی۔ اور اگر والدین سے محبت رکھے اور ان کی فرمانبرداری کرے تو والدین کا دل خود بخود اپنے بچوں کی اعلیٰ پرورش کے لئے بے قرار رہنے لگتا ہے۔ اگر کسی کی ایسی اولاد ہے جو اپنے والدین کی پرواہ نہیں کرتی اور انہیں ایک ناچیز شخصیت تصور کرتی ہے۔ ان سے دور رہنے کی کوشش کرتی ہے یا ان کو اپنے سے دور رکھتی ہے اور اپنے والدین کی نافرمان رہے۔ وہ ہمیشہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ذلیل و خوار ہوتی ہے۔ اگر ہم والدین کو خوش رکھتے ہیں۔ تو والدین کا دل ہماری طرف خود بخود کھنچ آتا ہے۔ اس صورت میں والدین ہماری اچھی طرح پرورش کرتے ہیں۔ صحت کا خیال رکھتے ہیں اور تعلیم وغیرہ کا بھی انتظام کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم بھی ان کی فرمانبرداری کریں اور انہیں ہر وقت خوش رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔

(۲) تعلیم۔ والدین کا دوسرا بڑا فرض اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت اور اعلیٰ تعلیم دینے کی کوشش کرنا ہے۔ جب بچہ ذرا ہوش سنبھالتا ہے تو والدین کو اس کی تعلیم کی فکر ہوتی ہے۔ خود بھوکے رہتے ہیں۔ تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ [illegible] اولاد کی تعلیم میں ترقی نہیں آنے دیتے۔ خیال تو کرو یہ ان کی کتنی قربانی ہے۔ جب بچہ پڑھ لکھ چکتا ہے تو والدین کی یہی خواہش اور امید ہوتی ہے کہ ہمارا بچہ پڑھ کر اور بڑا ہو کر گھر کو سنبھال لے گا۔ اور جب کہ ہم بوڑھے ہو جائیں گے تو ہمارا خیال رکھے گا۔ اور اگر بچہ ایسا نہ کرے تو خیال تو کیجیئے کہ والدین کے دل پر کتنی بڑی ٹھیس لگتی ہو گی اور وہ خیال کرتے ہوں گے کہ ہم نے اس کی تعلیم اس کی پرورش کی خاطر تکلیفیں اٹھائیں بھوکے رہے۔ لیکن اب ہمارا بچہ ہم سے وفا نہیں کرتا۔

(۳) اخلاق۔ اگر والدین کے اخلاق خراب ہوں گے تو ضروری ہے کہ اولاد کے اخلاق بھی خراب ہوں گے۔ اور اولاد کسی مجلس میں بیٹھنے کے قابل نہ رہے گی اور ہر جگہ بدنام ہو گی۔ دنیا میں اس اولاد کی کوئی پکار سننے والا نہ ہو گا۔ اور وہ اسی ذلیل حالت میں اپنی زندگی کا خاتمہ کر دے گی۔ انگلستان میں ماں اپنے بچے کو صبح سویرے اٹھاتی ہے اور اس کو صاف ستھرے پہنا کر اپنے خاوند کے ساتھ زراعت کے لئے بھیج دیتی ہے اس بیچارے نے کھیتی باڑی کیا کرنی ہے وہ اپنے زراعتی کھلونے اٹھاتا ہے اور اپنے باپ کے ساتھ چل پڑتا ہے اور کھیتوں میں پہنچ کر کھیلنے لگتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی طرف سے وہی کام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو کہ اس کا باپ کرتا ہے اور وہ اس کھیل میں خوشی بھی محسوس کرتا ہے اور اس طرح سے اس کے اخلاق بھی اچھے ہو جاتے ہیں اور باپ کی نگرانی بھی رہتی ہے۔

لیکن اس کے برخلاف ہندوستان میں ماں جب کافی دن چڑھ چکا ہوتا ہے اپنے بچے کو نیند سے بیدار کرتی ہے اور اس کو انہیں گندے کپڑوں میں رہنے دیتی ہے اور چار پانچ شیشے کی گولیاں دیتی ہے اور کہتی ہے "جا بچو! گولیاں کھیل آ" اور وہ باہر نکل جاتا اور گلی کے بدمعاش اور گندے بچوں سے گولیاں کھیلنا شروع کر دیتا ہے۔ دوسرے بچے گالیاں دیتے ہیں اور ان میں مار پیٹ بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ مشہور ہے کہ صحبت کا بہت اثر ہوتا ہے۔ اسلئے وہ بھی ان گندی عادات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے اخلاق بالکل تباہ ہو جاتے ہیں۔ اسلئے والدین کو اپنے بچوں کے لئے اچھی اور اخلاقی دلچسپیاں ڈھونڈنی چاہیئے۔

والدین کے حقوق اولاد پر

(۱) فرمانبرداری اور خدمت۔ اولاد کے ذمہ سب سے پہلا حق یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کی جس طرح بھی ہو سکے خدمت کرے اور ان کی فرمانبرداری اپنا سب سے بڑا فرض سمجھے والدین جو ہماری پرورش کرتے ہیں اس کا شکریہ ہم اس طرح ہی ادا کر سکتے ہیں کہ ان کی فرمانبرداری اور خدمت کرنے کے لئے ہم ہر وقت تیار رہیں کیونکہ والدین کی خدمت کرنے سے ہی اولاد کے لئے جنت کے دروازے کھلتے ہیں

(۲) کما کر کھلانا۔ جب والدین ہی ہمیں اچھی طرح تعلیم دے کر اس قابل کر دیتے ہیں کہ ہم اپنی روزی کما سکیں تو یہ ہمارا فرض ہے کہ جب کہ والدین بوڑھے ہو چکے ہوں تو ان کا اچھی طرح خیال رکھیں۔ اسی لئے قرآن مجید میں آتا ہے۔

اما یبلغنّ عندک الکبر احدھما او کلٰھما فلا تقل لھما اُفٍّ ولا تنھرھما ... وقل ربّ ارحمھما کما ربّیانی صغیراً۔ یعنی اگر تمہارے والدین میں سے کوئی بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائے۔ تو ان کے سامنے کبھی اُف تک نہ کرو اور نہ کبھی سختی کے رنگ میں کلام کرو۔ بلکہ ان کے لئے خدا سے دعا کرتے رہو کہ اے خدا جس طرح انہوں نے مجھے بچپن کی بے بسی کے زمانے میں محبت اور شفقت کے ساتھ پالا اسی طرح تو اب ان کی کمزوری کے زمانے میں ان کے ساتھ محبت اور شفقت کا سلوک کر۔

چندہ تعمیر مکانات درویشاں کی تازہ فہرست

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک پر ربوہ میں درویشوں کے رشتہ داروں کے مکانات کی تعمیر کے لئے چندہ دینے والے احباب کی ایک فہرست اس سے پہلے شائع کی جا چکی ہے۔ اب ذیل میں ان احباب کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے گزشتہ اعلان کے بعد خدا تعالےٰ سے توفیق پاکر اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو اپنی بہترین جزاء عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو

چونکہ درویشوں کے رشتہ دار اس وقت مکان کی وجہ سے بڑی تکلیف میں ہیں اسی لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے احباب کی خدمت میں "چندہ تعمیر مکانات درویشاں" کی تحریک کی گئی ہے اور اب انشاء اللہ ان مکانات کی تعمیر کا کام جلد شروع ہونے والا ہے۔ اور اس میں حصہ لینا خدا کے فضل سے بڑے ثواب کا موجب ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے اور ان کے اس کار خیر کو دوسروں کے لئے نیک تحریک کا موجب بنائے۔ آمین

آئندہ جو دوست اس مد میں چندہ بھجوائیں۔ وہ مہربانی کر کے کوپن میں صراحت کر دیا کریں کہ یہ درویشوں کے مکانوں کی تعمیر کے لئے چندہ ہے۔ نیز جن احباب نے اس مد میں چندہ بھجوایا ہو مگر ان کا نام اب تک فہرست میں نہ آیا ہو۔ وہ اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(۱) علی انور صاحب انسپکٹر سول سپلائی جمال پور اسٹیٹ بنگال (بذریعہ دفتر محاسب ربوہ) ۲/-/-
(۲) چوہدری بشیر احمد صاحب کوٹ رحمت خاں (" " ") ۱/-/-
(۳) محمد ابراہیم صاحب کنسٹیبل پولیس منٹگمری (" " ") ۲/۹/-
(۴) قاضی شریف الدین صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ (" " ") ۲/-/-
(۵) نذیر احمد خاں صاحب سیکرٹری مال منٹگمری (" " ") ۲/-/-
(۶) محمد یامین صاحب اکونٹنٹ اخبار گارڈین میکلوڈ روڈ لاہور (" " ") ۱/-/-
(۷) اہلیہ صاحبہ اللہ داد خاں صاحب لاہوری گیٹ گجرات (" " ") ۵/-/-
(۸) ڈاکٹر گوہر دین صاحب تمن۔ اٹک (" " ") ۴۰/-/-
(۹) محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھاریاں (" " ") ۱۰/-/-
(۱۰) کرامت اللہ صاحب ایم۔ ایس۔ سی ریڈیو الیکٹرک ہاؤس فریری روڈ کراچی (وصولی میرے دفتر میں براہ راست ہوئی) ۲۰۰/-/-

پتہ مطلوب ہے!

چوہدری بشیر احمد صاحب منیر خاکسار کو اپنے پتے سے جلد سے جلد مطلع فرماویں۔

میرز۔ الطاف الرحمٰن جونت بلڈنگ جودھامل روڈ۔ لاہور

درخواست ہائے دعا

امۃ اللہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی دختر نیک اختر ثریا نگہت صاحبہ ایک خطرناک دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ اس تکلیف کی وجہ سے ان کی بینائی پر بھی اثر ہے۔ بہن اور بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ اپنی دعاؤں میں اسے یاد رکھیں صدر صاحبہ ان کی بیماری کی وجہ سے گھبرائی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ وہ اسی جوش سے خدمت دین میں پھر حصہ لیں۔

(سیدہ حفیظۃ الرحمٰن جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

(۲) میرے بزرگ و محترم نانا جان قبلہ شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس آج کل گوجرانوالہ میں صاحب فراش ہیں۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماویں

(خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل از لاہور)

درخواست دعا

خاکسار کے بھانجے عزیزم عبد الحمید صاحب نے امسال الف۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہے۔ نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں اُن کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ غلام محمد پریذیڈنٹ سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ گنج۔ مغلپورہ

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲)

تو آج نہ صرف یہاں کے مسلمانوں میں اسلامی تربیت کا فقدان ہی نہ ہوتا بلکہ ان کی تعداد بھی بہت بڑھ جاتی اور غیر مسلم ممالک میں بھی اسلام کی روشنی پہنچ جاتی۔

تاریخ اسلام میں کم از کم ایک دفعہ پہلے بھی ایسا دور آ چکا ہے کہ مسلمانوں کی سلطنت بالکل تباہ ہو گئی۔ جب لامذہب ترکوں نے اسلام کے پایۂ خلافت بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی اور لاکھوں مسلمانوں کا خون شہر کی گلیوں میں پانی کی طرح بہہ گیا تھا۔ اسلام پر اس سے بڑھ کر اور کیا نازک وقت ہو سکتا ہے۔ مگر اس وقت کے علمائے اسلام نے جہاد جہاد کے کھوکھلے نعرے نہیں لگائے تھے اور نہ اسلام اور سیاست کو ایک ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی۔ انہوں نے جذباتی باتوں کو بالائے طاق رکھا اور قرآن کریم لے کر دشمن کے لشکروں میں گھس گئے اور ابھی ترک فاتحوں کی ایک پشت بھی گذری نہ تھی کہ اسلام کا جھنڈا فضا میں پھر لہرانے لگا۔

وہ علمائے اسلام کی روحانی قوت کو جانتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ مسلمان بادشاہوں کی شکست اسلام کی شکست نہیں ہے۔ وہ اسلام کو کوئی سیاسی نظریہ نہیں سمجھتے تھے وہ جانتے تھے کہ حکومت الٰہیہ دلوں پر قائم ہوتی ہے۔ اس لئے انہوں نے دولت و بادشاہت کی شکست کو تسلیم کر لیا اور دلوں کو فتح کرنے کے لئے نکل پڑے۔ وہ جانتے تھے کہ حکومت تو محض دوام الٰہی ہے۔ اصل کام تو یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ دلوں میں اسلام کی صداقت کو مستحکم کر دیا جائے۔ وہ حکومت الٰہیہ کی پوری وسعتوں کو محسوس کرتے تھے۔ وہ صرف ظاہری شریعت کے نفاذ کے قائل نہ تھے ان علماء کو احکم الحاکمین سے براہ راست تعلق تھا۔ انہیں یقین تھا کہ اس احکم الحاکمین کے نخل حکومت کی جڑیں صرف روحانیت اور تعلق باللہ کے پانی سے سیراب ہوتی ہیں جس سے اس کے پتے سرسبز ہوتے ہیں اور جس سے اس میں رحمتوں اور برکتوں کے پھول لگتے ہیں اور حکومت کی نعمت کا میوہ پیدا ہوتا ہے

اگر وہ علماء بھی آج کے علماء کی طرح سیاسی پارٹیاں بنانے میں اپنی جدوجہد صرف کر دیتے تو بت خانے سے کعبہ کے نگہبان نہ ملتے اور آج دنیا میں مسلمانوں کا نام و نشان بھی نہ ہوتا۔ اگر کچھ مسلمان بچ بھی جاتے تو ... ان کی حالت ایسی ہی ہوتی

جیسی کہ اب ان کی ہو گئی ہے بے شک حکومت ایک نعمت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی حکومت حکومتوں کی مرہون منت نہیں ہے۔ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کے لئے نکلتا ہے کوئی فوجیں اور لشکر اور اسمبلیاں اور صالح قیادتیں لے کر نہیں نکلتا وہ تمام فرعونی طاقتوں کے مقابل میں تن تنہا نکلتا ہے اور اس کو اپنے مقصد سے ہٹانے کے لئے اگر حکومتیں بھی پیش کی جائیں تو وہ ان کو ٹھکرا کر نکل جاتا ہے۔ اس کو صرف اپنی قوت قدسی پر بھروسہ ہوتا ہے۔ بغداد کے سقوط کے بعد علمائے اسلام نے بھی اسی قوت قدسی سے کام لیا اور ایک ہی پشت میں فاتح کو مفتوح کر لیا۔

بعض خود پسند علماء شاید کہیں کہ ان علماء نے کونسی اسلامی حکومت قائم کر لی تھی؟ اس کا جواب تاریخ اسلام دیتی ہے۔ یہ انہی کا کارنامہ تھا کہ انہوں نے ایک تازہ دم اور تازہ خون قوم کو کعبہ کا نگہبان بنا دیا جس میں ایسے ایسے مومن بادشاہ پیدا ہوئے کہ جن کا نام سورج کی کرنوں سے لکھا گیا ہے اور جو رہتی دنیا تک چمکتا رہیگا اور حقیقت یہ ہے کہ انہی علماء کے کارناموں کا نتیجہ ہے کہ اسلام ہم تک پہنچ گیا ورنہ کفر کا جو طوفان اس وقت اٹھا تھا وہ اپنی تباہ کاریوں میں موجودہ الحادی طوفان سے کسی طرح کم نہ تھا۔

آج جب مسلمانوں کی شامت اعمال کی وجہ سے دوسری قومیں ان پر مسلط ہو گئی ہیں تو ہمارے علماء نے بجائے اس کے کہ وہ اسلام کی قدسی طاقت سے کام لے کر اٹھتے اور فاتح کو مفتوح کرتے۔ انہوں نے اسلام کو ہی ان لادینی سانچوں میں ڈھالنا شروع کر دیا جو یہ قومیں لے کر آئی تھیں اور بڑی کاوش اور محنت کے بعد ایک سیاسی اسلام ایجاد کر کے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے علماء کے یہ رجحانات دیکھ کر کہ کہیں واقعی اسلام دنیا سے مٹ ہی نہ جائے آسمان سے کمک بھیجی اور مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا جس نے آج سے ساٹھ ستر سال قبل ہی للکار کر پکارا کہ

"اے علمائے اسلام! شکار خود چل کر تمہارے گھر میں آ گیا ہے۔ اٹھو اور اس کا شکار کر لو۔"

لیکن بعض نے تو سنی ان سنی کر دی اور اپنی دھن میں لگے رہے اور کچھ پکارنے والے پر پل پڑے اور اسی کو تبلیغ اسلام سمجھنے لگے اور آج تک اسی تبلیغ اسلام میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر جن سعید روحوں نے اس کی آواز پر لبیک کہا وہ ایک چھوٹی سی جماعت میں منظم ہو گئے اور اس راستہ پر گامزن ہو پڑے جو انبیاء علیہم السلام کا راستہ ہے۔ جو قدیم سنت اللہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کام آہستہ آہستہ مگر یقینی کامیابی کے ساتھ ترقی کرتا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی تربیت کے علاوہ غیر قوموں میں بھی تبلیغ اسلام مستحکم بنیادوں پر استوار ہو چکی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام دنیا کے کناروں تک پہنچ گئے ہیں اور جا بجا اسلام کا جھنڈا بلند کر رہے ہیں۔ (باقی)

کوریا کے متعلق برطانیہ اور روس میں اہم مذاکرات

لندن ۱۳ جولائی۔ برطانوی سفیر اور ایم گرومائیکو کے درمیان جو مذاکرات ہو رہے ہیں جن پر یہاں بہت قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ ان سے دولت مشترکہ کی حکومتوں اور امریکہ اور فرانس کو باخبر رکھا جا رہا ہے۔

دفتر خارجہ سنگل کی رپورٹ کا مطالعہ کر رہا ہے۔ لیکن اس پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کرتا ہے۔ ان مذاکرات کی ابتدا برطانیہ کی اس درخواست سے ہوئی جو اس نے ۱۵ دن قبل سوویٹ سے کی تھی کہ وہ کوریا کی لڑائی کو پر امن طور پر ختم کرانے میں تعاون کرے۔ یہاں اس پر زور دیا جا رہا ہے کہ یہ مذاکرات برطانیہ کی طرف سے روس کو "راضی رکھنے" کے رجحان پر مبنی نہیں ہیں۔ یہ امر طے شدہ سمجھا جا رہا ہے کہ برطانیہ اس پر مصر ہے۔ کہ شمالی کوریا جنگ بند کرنے کے متعلق اقوام متحدہ کے حکم کی تعمیل کرے۔ نیز یہ کہ جنگ کو ختم کرنے کے متعلق تمام اقدام اقوام متحدہ کے حدود کے اندر ہوں۔

کوریا میں پیش آنے والے واقعات کی روشنی میں ماسکو کی ان ملاقاتوں کو ضرورت سے زیادہ اہمیت نہیں دی جا رہی ہے لیکن جارحانہ اقدام کے متعلق اقوام متحدہ کے سخت رویہ کے پیش نظر بعض سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ ماسکو بہت احتیاط کے ساتھ یہ فیصلہ کرنا چاہتا ہے کہ جنوبی کوریا کا جلد خاتمہ یا بڑی جنگ سے گریز اس کے لئے مفید ہو گا۔

ایسے قرائن بھی ہیں۔ کہ روس کوریا میں امن کے اقدام کی قیمت چین کے لئے مراعات قرار دے۔ لیکن اس مرحلہ پر کوئی ذمہ دار شخص اس بنا پر پرامید نہیں ہے (اسٹار)

دشمن کی فوجیں امریکی فوجوں کے عقب میں اتر گئیں

نیو یارک ۱۳ جولائی بالٹی مور کے ایک اخبار کے نامہ نگار نے کوریا سے براہ راست ریڈیو سے ایک ... میں کہا گیا ہے کہ دشمن کی فوجوں کی ایک ڈویژن جسے اب تک "چینی اشتراکی" تصور کیا جا رہا ہے۔ امریکی فوجوں کے عقب میں کوریا کے مشرقی ساحل پر اتری ہے۔

اس اطلاع میں "چینی اشتراکی" کی وضاحت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ہفتہ شمالی کوریا کے جو فوجی ایک ہوائی حملہ میں مارے گئے۔ انہوں نے چینی اشتراکی وردیاں پہن رکھی ہیں۔ اور یہ امر معلوم ہے کہ کوریا میں شمالی کوریا والوں نے چینی اشتراکیوں کے ساتھ جنگ میں شرکت کی تھی۔

اسی اطلاع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دشمن کی یہ ڈویژن چھوٹی کشتیوں سے جنگی محاذ کے اس حصے سے جس پر امریکی قبضہ ہے ۳۰ میل پیچھے کی جانب اتری ہے۔ (اسٹار)

یونان کے گوریلا لیڈر کوریا میں اقوام متحدہ کے لئے لڑنے کو تیار ہیں

ایتھنز ۱۳ جولائی۔ کریٹ میں آخری جنگ کے دوران میں گوریلا سردار اسٹوروکسٹولی نے یہاں کے امریکی سفارت کی وساطت سے اقوام متحدہ سے اس کی اجازت طلب کی ہے کہ وہ اشتراکی حملہ آوروں سے لڑنے کے لئے وہ اپنے ۲۰۰ آدمیوں کا دستہ کوریا لے جائیں۔

کسٹولی نے یہ بھی بتایا ہے کہ متعدد دوسرے گوریلا سردار بھی کوریا میں اپنے آدمیوں کے ساتھ اقوام متحدہ کی طرف سے لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ (اسٹار)

امریکہ بیڑے میں اضافہ

لندن ۱۳ جولائی۔ بتایا گیا ہے کہ ایک طیارہ بردار جہاز اور چار تباہ کن جہازوں کی بحیرہ روم کو روانگی وہاں متعین امریکی چھٹے بیڑہ کے جہازوں کی جگہ لینے کے بجائے ان کی طاقت میں اضافہ کریگی موجودہ جہازوں سے پہلے سے متعین جہازوں کی جگہ ملی میں لی تھی اور اب ان کی جگہ پر دوسرے جہاز ستمبر میں آئینگے ان پانچ دستوں سے بیڑہ کی تعداد اب ۲۵ جہازوں کی ہو جائے گی جس میں دو طیارہ بردار بڑے اور چھوٹے قسم کے کروزر اور نو یا دس تباہ کن جہاز شامل ہیں (اسٹار)